

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی نبی کریم ﷺ سے ثابت صحیح سنتوں میں سے ایک سنت ہے کچھ لوگ اسے منڈواتے ہیں کچھ کتر اٹھاتے ہیں کچھ اس کا انکار کرتے ہیں اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے رکھنے والے کو ثواب ہوگا اور نہ رکھنے والے کو عذاب نہ ہوگا کچھ بے وقوف یہ بھی کہتے ہیں اگر داڑھی میں خیر و برکت ہوتی تو بال زیر ناف نہ لگتے اللہ تعالیٰ ایسے کہنے والوں کا برا کرے ---- تو ان میں سے ہر ایک کے لئے کیا حکم ہے؟ اور جو شخص نبی کریم ﷺ کی کسی سنت کا انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت سے یہ ثابت ہے کہ داڑھی بڑھانا اور رکھنا سنت ہے اور اسے منڈانا اور کتر انا حرام ہے چنانچہ صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عائذوا المشرکین ووفوا للمی واحضوا الشواب (صحیح بخاری)

"مونیچوں کو کتر و داڑھیوں کو بھوڑو اور مشرکوں کی مخالفت کرو۔"

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

جزوا الشواب وارنوا للمی وعاظوا المحوس (صحیح مسلم)

"مونیچوں کو کتر و داڑھیوں کو بھوڑو اور مونیچوں کی مخالفت کرو۔ یہ دو حدیثیں اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ داڑھی رکھنا اور بڑھانا واجب ہے اور اسے منڈانا اور کتر انا حرام ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ داڑھی رکھنا سنت ہے رکھنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور نہ رکھنے والے کو گناہ نہ ہوگا وہ یقیناً غلط کہتا اور صحیح احادیث کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ امر و وجوب اور نہی تحریم کے لئے ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دلیل کے بغیر احادیث صحیح کے ظاہر مضموم کی مخالفت کرے اور یہاں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کی بنیاد پر ان احادیث کے ظاہر کو بدل دیا جائے۔ امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے کہ:

انہ کان یفد من غیر من طوما وحرصا (جائز ترمذی)

"نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی کے طول و عرض کی طرف سے بالوں کا کاٹ دیا کرتے تھے۔" تو یہ حدیث باطل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی مستم با کذب ہے۔ جو شخص داڑھی کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے زیر ناف بالوں سے تشبیہ دے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ جو اسلام سے مرتد ہونے کا موجب ہے۔ کیونکہ جو چیز کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اس کا مذاق اڑانا کفر و ارتداد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قُلْ اَللّٰهُ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلُہٗ کُفْرٌ تَشْتَرُوْنَ ۚ ۱۰ لَا تَخْتَرُوْا کُفْرًا تَمْلٰکُوْا بِہٖ ۚ ۱۱ ... سورۃ التوبہ

"کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے تھے؟ یہاں تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

ہدایا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

